ہمیشہ سچ بولئے

28-March-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہوجائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

مکے مدینے کے تاجدار، دوجہاں کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فَرمانِ رَحمت نِشان ہے: جو مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے، اُس کا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِستِغْفار کرتا ہوں اور اِس کے علاوہ اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ [1]

---

1 ۔۔۔ معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۴۴۶، رقم: ۱۶۴۲

ذِکْر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے　میری فُضُول گوئی کی عادت نکال دو

(وسائل بخشش مرمم، ص۳۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: بَیان میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج ہم سچ بولنے سے متعلق بیان سنیں گے۔سب سے پہلے ایک ایمان افروز حکایت سنیں گے۔سچ اور جھوٹ کی تعریف بھی بیان کی جائے گی۔سچ کے

[1] ...معجم کبیر،سھل بن سعد الساعدی...الخ،۶/۱۸۵،حدیث:۵۹۴۲

فوائد بھی بیان کئے جائیں گے۔ صادق اور امین آقا، مہربان و کریم آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے کئی مقامات پر سچ بولنے کی ترغیبات ارشاد فرمائی ہیں، ایسی چند احادیثِ طیبہ بھی سنیں گے۔ سچ بولنے کی برکتوں سے متعلق کچھ حکایتیں بھی بیان کی جائیں گی۔ سچ کے برعکس جھوٹ ہے اور جھوٹ کتنا ہلاکت خیز ہے اس کی کچھ ہلاکت خیزیاں بھی بیان کی جائیں گی۔ ضمناً کئی مدنی پھول بھی بیان کئے جائیں گے۔ کاش کہ ہم مکمل بیان مکمل توجہ کے ساتھ سننے کی سعادت حاصل کرلیں۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آیئے! سب سے پہلے سچ کی برکت پر ایک حکایت سنتے ہیں:

سچا چرواہا

حضرت نافع رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ ایک سفر میں تھے، راستے میں ایک جگہ ٹھہرے اور کھانے کے لیے دستر خوان بچھایا، اتنے میں ایک چرواہا(یعنی بکریاں چرانے والا) وہاں آگیا۔ حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: آیئے! دستر خوان سے کچھ لے لیجئے، اس نے عرض کی: میرا روزہ ہے، حضرت عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: کیا تم اس سخت گرمی کے دن میں (نفل) روزہ رکھے ہوئے ہو جبکہ تم ان پہاڑوں میں بکریاں چرا رہے ہو؟ اُس نے کہا: اللہ پاک کی قسم! میں یہ اس لیے کر رہا ہوں کہ زندگی کے گزرے ہوئے دِنوں کی تلافی (یعنی بدلہ ادا) کرلوں۔ حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اُس کی پرہیز گاری کا امتحان لینے کے ارادے سے فرمایا: کیا تم اپنی بکریوں میں سے ایک بکری ہمیں بیچو گے؟ اس کی قیمت اور گوشت بھی تمہیں دیں گے تاکہ تم اس سے روزہ افطار کرسکو، اُس نے جواب دیا: یہ بکریاں میری نہیں ہیں، میرے مالک کی ہیں۔ حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے آزمانے کے لیے فرمایا: مالک سے کہہ دینا کہ بھیڑیا (Wolf) ان

میں سے ایک کو لے گیا ہے، غلام نے کہا: تو پھر اللہ پاک کہاں ہے ؟(یعنی اللہ تو دیکھ رہا ہے، وہ تو حقیقت کو جانتا ہے اور اس پر میری پکڑ فرمائے گا) جب حضرت **عبد اللہ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ مدینے واپس تشریف لائے تو اُس کے مالِک سے غلام اور ساری بکریاں خرید لیں، پھر چرواہے کو آزاد کر دیا اور بکریاں بھی اسے تحفے میں دے دیں۔ (شُعَبُ الْاِیمان، ۳۲۹/۴،حدیث:۵۲۹۱ مُلَخَّصاً، از جھوٹا چور ص ۱۶ بتغیر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے ایک **مدنی پھول** یہ حاصل ہوا کہ ہر حال میں سچ بولنا چاہیے اور سچ ہی کو اپنی عادت بنانی چاہیے۔ بسا اوقات سچائی کی ایسی قوت اور برکت ظاہر ہوتی ہے کہ عقل حیران ہو جاتی ہے جیسا کہ ابھی ہم نے سنا۔ لہٰذا عقل مندی یہی ہے کہ سچوں کی پیروی کی جائے اور سچ بولنے کی ہی عادت بنائی جائے۔ آیئے! **نعرہ** لگا کر اپنے عزم کا اِظہار کرتے ہیں!

جھوٹ کے خلاف جنگ۔۔۔۔۔جاری رہے گی

نہ جھوٹ بولیں گے نہ بُلوائیں گے۔۔۔۔۔اِنْ شَآءَ اللہ

اللہ والے کون؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس نیک اور سچے چرواہے کے کردار سے یہ بھی سبق ملتا ہے کہ ☆**اللہ والے وُہی ہوتے ہیں** جو ہمیشہ سچ بولتے ہیں۔ ☆**اللہ والے وُہی ہوتے ہیں** جو ہمیشہ خوفِ خدا میں ڈُوبے رہتے ہیں۔ ☆**اللہ والے وُہی ہوتے ہیں** جو شریعت کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔ ☆**اللہ والے وُہی ہوتے ہیں** جو دِین کی پیروی کرتے ہیں۔ ☆**اللہ والے وُہی ہوتے ہیں** جو علم و عمل کے جامع ہوتے ہیں۔ ☆**اللہ والے وُہی ہوتے ہیں** جو تقویٰ و پرہیز گاری کا مظہر ہوتے ہیں۔

☆**اللہ والے وُہی ہوتے ہیں** جو صاف ستھرے کردار کے مالک ہوتے ہیں۔☆**اللہ والے وُہی ہوتے ہیں** جو مخلوق سے خوف زدہ نہیں ہوتے بلکہ خالق کا ڈر ان کے دلوں میں سمائے ہوتا ہے۔☆**اللہ والے وُہی ہوتے ہیں** جو دوسروں کی رِضا کے لیے نہیں بلکہ صرف اور صرف رِضائے الٰہی کے لیے کام کرتے ہیں۔☆**اللہ والے وُہی ہوتے ہیں** جن کی نظر دنیا پر نہیں بلکہ دنیا بنانے والے پر ہوتی ہے۔

اے کاش! کہ ہم بھی اللہ والوں کے نقشِ قدم پر چلنے والے بن جائیں۔**اے کاش!** کہ ہم بھی دنیا کے لیے نہیں بلکہ اپنے خالقِ حقیقی کی رِضا کے لیے کام کرنے والے بن جائیں۔**اے کاش!** کہ ہم بھی مخلوق کی بجائے شریعت کی اِتباع کرنے والے بن جائیں۔

اچھا بولنے کی اہمیت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم سچ بولنے سے متعلق بیان سُن رہے ہیں۔اس میں شک نہیں کہ اللہ پاک نے اِنسان کو بیشمار نعمتوں سے نوازا ہے،اِن میں سے ایک عظیم نعمت **”زَبان“** بھی ہے،زَبان بظاہر گوشت کی ایک چھوٹی سی بوٹی ہے، مگر خدائے رحمٰن کی عظیمُ الشّان نعمت ہے۔زَبان کا دُرُست اِستِعمال جنَّت اور غَلَط اِستِعمال جہنَّم میں داخل کر سکتا ہے۔اگر کوئی اپنی زبان کا دُرُست اِستِعمال کرتے ہوئے صدقِ دل(یعنی سچے دل) سے کلمۂ طیبہ پڑھ لے تو اس کے لیے جنَّت واجب ہو جاتی ہے جیسا کہ نور بانٹنے والے آقا، دلوں کو جگمگانے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رُوح پَرْوَر ہے:**مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ** جس نے **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ** کہا وہ **جنت میں داخل** ہو گا اور اس کے لئے **جنت واجب** ہو جائے گی۔(مستدرک للحاکم،کتاب التوبة والانابة،باب من قال لا اله..الخ،۵/۳۵۶،حدیث:۷۷۱۳)

اور اگر یہی زَبان **مَعَاذَاللہ**(اللہ کی پناہ)،اللہ پاک کی نافرمانی میں چلے تو بہُت بڑی آفت کا سبب بن

سکتی ہے جیسا کہ **فرمانِ مصطفےٰ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اِنسان کی اکثر خطائیں اس کی زَبان سے ہوتی ہیں۔

(شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، ۲۴۰/۴، حدیث: ۴۹۳۳)

لہٰذا عقل مند وہی ہے جو زبان کا اچھا استعمال کرے اور اسے بُرے استعمال سے بچائے، اپنی زبان کو **فضول گوئی** سے بچائے، کسی کو **گالی** دینے سے بچائے، کسی کی **دِل آزاری** سے بچائے۔ زبان کا اچھا استعمال کتنا فائدہ مند جبکہ اس کا بُرا استعمال کتنا نقصان دہ ہو سکتا ہے، آیئے اس بارے میں ایک دلچسپ فرضی حکایت سنتے ہیں:

دو بوڑھی پڑوسنوں کی کہانی

دو بوڑھی عورتیں آپس میں پڑوسن (Neighbour) تھیں، ایک زبان کی بڑی اچھی تھی جبکہ دوسری بڑی بدزبان تھی۔ وہ بڑھیا جو زبان کی بڑی اچھی تھی، ایک دن جنگل میں ایک درخت کے نیچے بیٹھی تھی۔ اتفاق سے گرمی، سردی اور برسات کے موسموں میں جھگڑا ہو گیا، سردی کہتی تھی کہ میں سب موسموں میں اچھی ہوں، گرمی کا دعویٰ تھا کہ تمام موسموں میں میرا کوئی جواب نہیں، جبکہ برسات کے موسم کا کہنا تھا کہ مجھ سے اچھا کوئی اور موسم نہیں ہے۔ آپس میں انہوں نے طے کیا کہ کسی انسان سے فیصلہ کرواتے ہیں۔ یہ تینوں اس جنگل میں چلے تو سامنے وہی بڑھیا بیٹھی نظر آئی، تینوں نے اتفاق کر لیا کہ اسی سے پوچھ لیتے ہیں۔ سب سے پہلے موسم سرما اس بوڑھیا کے پاس آیا اور کہنے لگا: بڑی بی یہ بتاؤ کہ موسمِ سرما کیسا ہوتا ہے؟ بڑھیا کہنے لگی: موسمِ سرما کا کیا کہنا، جب آتا ہے تو ہر طرف رونق آجاتی ہے، کہیں برف کی سفید چادریں چھا جاتی ہیں، گھروں میں انگیٹھیاں (Stoves) سُلگنے لگتی ہیں، گرما گرم چائے اور کافی کے مزے ہوتے ہیں، طرح طرح کے میوے لائے جاتے ہیں، اخروٹ اور مونگ پھلیاں

منگوائی جاتی ہیں، سب مزے لے لے کر کھاتے ہیں، اَلْغَرَض! سردی کے کیا کہنے!! موسمِ سرما یہ سُن کر بڑا خوش ہوا اور بڑی بی کو انعام میں ایک ہزار اشرفیوں (سونے کے سِکّوں) کی تھیلی دی۔ پھر موسمِ گرما بُڑھیا کے پاس آیا، کہنے لگا: بڑی بی! یہ بتایئے کہ گرمی کا موسم کیسا ہوتا ہے؟ بڑھیا کہنے لگی: بیٹا! گرمی کی کیا شان ہے، جب آتی ہے گھروں میں پنکھے جُھلے جاتے ہیں، برف کی قُلفیاں کھائی جاتی ہیں، ٹھنڈے دودھ اور شربتوں سے تواضع ہوتی ہے، فصلیں پکنے لگتی ہیں، شام میں لوگ ٹھنڈے پانی سے غسل کرتے ہیں، صحن میں چھڑکاؤ کیا جاتا ہے، پلنگ لگائے جاتے ہیں۔ اَلْغَرَض! گرمی کا کیا کہنا!! گرمی بھی اپنی تعریفیں سُن کر خوش ہوئی اور ایک ہزار اشرفی کی تھیلی انعام دی۔ پھر برسات کا موسم آتا ہے، حال چال پوچھ کر کہنے لگا: بوڑھی اماں! یہ بتایئے کہ برسات کا موسم کیسا ہوتا ہے؟ بڑھیا کہنے لگی: موسم برسات کی تو کیا ہی بات ہے، یہ نہ ہو تو لوگ جئیں گے کیسے، مینہ برستا ہے گویا رحمتِ الٰہی چھما چھم برستی ہے، زمین کی پیاس (Thirst) بجھتی ہے، درخت اور عمارتیں غسل کرکے صاف ہو جاتی ہیں، ندیاں نالے بھر جاتے ہیں، فائدہ اٹھانے والے ان سے فائدے اٹھاتے ہیں، اَلْغَرَض! برسات کا کیا کہنا۔ برسات کا موسم اپنی تعریفیں سُن کر پھولے نہیں سماتا، وہ بھی بڑھیا کو ایک ہزار اشرفیاں دیتا ہے۔ بڑھیا تین ہزار اشرفیاں لے کر گھر آتی ہے تو روپوں کی وجہ سے گویا گھر میں بہار آجاتی ہے، پڑوسن بُڑھیا گھر میں چہل پہل دیکھ کر پوچھتی ہے: یہ روپیہ کہاں سے لائیں؟ کہا: سرما، گرما اور برسات کے موسم نے دیئے ہیں۔

پڑوسن بڑھیا ایک دن گھر والوں سے لڑ جھگڑ کر جنگل میں جا بیٹھی۔ اتفاق سے گرمی، سردی اور برسات کا موسم پھر ملے، سردی کہنے لگی: اس بڑھیا نے کس کو سب سے اچھا کہا؟ گرمی نے کہا: بھئی! وہ بڑھیا بڑی چالاک (Cunning) تھی، یہ نہیں بتایا کہ کون اچھا ہے، سب کی تعریفیں کرکے مفت میں تین ہزار اشرفیاں

مار لیں۔ غرض پھر طے ہوا کہ کسی سے فیصلہ کرواتے ہیں، دیکھا تو ایک اور بڑھیا بیٹھی ہوئی ملی، اس سے فیصلہ کروانے کے لیے پہلے موسمِ سرما اس کے پاس آیا اور اپنے بارے میں پوچھا: بڑھیا جھٹ سے بولتی ہے: سردی آتی ہے تو سخت پریشان کرتی ہے، کسی کو فالج ہوتا ہے تو کوئی لقوے میں مبتلا ہوتا ہے، نزلہ اور زکام عام ہو جاتا ہے، دانت کڑ کڑ بجتے ہیں، وضو کرنا دشوار ہو جاتا ہے، لحاف ذرا کھلتا ہے اور فوراً ٹھنڈی ہوا گُھس آتی ہے، بچھونے برف ہو جاتے ہیں، حد تو یہ ہے آگ کی گرمی بھی مدھم پڑ جاتی ہے۔ موسمِ سرما غصے میں بڑھیا کو لقوے کا تحفہ دے کر چلا جاتا ہے، پھر گرمی آتی ہے کہتی ہے: بڑھیا یہ بتاؤ کہ گرمی کا موسم کیسا ہوتا ہے؟ بڑھیا جَل بُھن کر کہتی ہے: گرمی کا کیا کہنا، آتی ہے تو پسینہ بہتا ہے، کپڑوں سے بُو آنے لگتی ہے، صبح کو تبدیل کریں شام تک پھر میلے ہو جاتے ہیں، صبح سے ہی لُو چلنے لگتی ہے، یہی شور اٹھتا ہے: اِس کو لُو لگی، اُس کو لُو لگی، کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو کوئی دھوپ میں جُھلس جاتا ہے، پانی پیتے پیتے تھک جائیں مگر گرمی کہیں نہ جائے۔ گرمی ناراض ہو کر جاتے ہوئے ایسی پھونک مارتی ہے کہ بڑھیا کو لُو لگ جاتی ہے۔ اب برسات کا موسم آتا ہے، کہتا ہے بوڑھی اماں! یہ بتانا بارش کا موسم کیسا ہوتا ہے؟ بڑھیا کہتی ہے: برسات سے خدا بچائے، بجلی چمکتی ہے، بادل گرجتے ہیں تو کلیجہ دہل جاتا ہے، بارش کا شور سکون غارت کئے دیتا ہے، پاؤں باہر رکھو تو کپڑوں سمیت بھیگ جاتے ہیں، ہر طرف کیچڑ ہو جاتا ہے، رات میں مچھر ستاتے ہیں، مینڈکوں کا شور سونے نہیں دیتا، یوں نہ رات کو سکون ملتا ہے نہ دن کو آرام۔ ایسا ہوتا ہے موسمِ سرما۔ یہ سنتے ہی برسات کی نگاہ بجلی بن کر بڑھیا کے پاؤں پر گِرتی ہے اور بڑھیا لنگڑی ہو جاتی ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس **فرضی حکایت** سے معلوم ہوا کہ ایک بڑھیا زبان کے اچھے استعمال پر کئی فائدے کماتی ہے جبکہ دوسری بڑھیا زبان کے غلط استعمال کی وجہ سے بیٹھے

بڑھائے نقصان میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ معلوم ہوا کہ زبان کا اچھا استعمال کئی فوائد کا حق دار بنا دیتا ہے، جبکہ زبان کا بُرا استعمال کئی فوائد سے محروم بھی کر دیتا ہے اور کئی نقصانات سے بھی دوچار کر دیتا ہے۔ لٰہذا زبان کے اچھے استعمال کی عادت بنانی چاہیے۔

زبان کے اچھے اور صحیح استعمال کی ایک صورت سچ بولنا ہے جبکہ اسی زبان کے غلط استعمال کی ایک صورت جھوٹ بولنا ہے۔ سچ کی بے شمار برکتیں ہیں، ہمیشہ سچ بولنے والا آدمی دنیا میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے جبکہ جھوٹ کی کئی خرابیاں ہیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جھوٹا انسان دنیا میں بھی ذلیل و خوار ہوتا رہتا ہے، لوگ اُس پر اعتماد بھی نہیں کرتے اور نفرت کی نگاہ سے بھی دیکھتے ہیں۔ اس لیے جھوٹ سے بچئے اور اپنے عزم کا اظہار کیجئے!

جھوٹ کے خلاف جنگ۔۔۔۔۔جاری رہے گی

نہ جھوٹ بولیں گے نہ بلوائیں گے۔۔۔۔۔اِنْ شَآءَ اللہ

سچ جھوٹ کی تعریف:

حقیقت کے مطابق قول اور فعل کا ہونا سچ ہے جبکہ واقعہ کے خلاف قول اور فعل کا اظہار جھوٹ ہے۔ سچ بولنے کی عادت بنانے کے لیے ضروری ہے کہ ہمیشہ جھوٹ سے بچا جائے۔ بظاہر بندہ یہ سمجھتا ہے کہ ایک بار کے جھوٹ سے کچھ نہیں ہو گا مگر یہی ایک بار کا جھوٹ سچ کی تمام بنیادوں کو کھوکھلا کر دیتا ہے۔

ہمیشہ سچ بولنے والے کے کلام کی برکتیں

اگر بندہ ہمیشہ سچ بولتا رہے، کبھی بھی جھوٹ کے دھبوں سے دامن داغدار نہ کرے تو سچ کی بڑی برکتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ حضرت مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس طرح کھجور کے پودے کی

ابتدا ایک ٹہنی سے ہوتی ہے، اس وقت وہ ٹہنی اتنی کمزور ہوتی ہے کہ اگر بچہ اسے اکھیڑے یا بکری کھا لے تو اس کی جڑ ہی ختم ہو جاتی ہے۔ پھر اس ٹہنی کو مسلسل پانی دیا جاتا ہے جس سے وہ نشو و نما پاتی رہتی ہے حتّٰی کہ اس کی ایک مضبوط جڑ تیار ہو جاتی ہے، پھر وہی ٹہنی جو پہلے بہت کمزور تھی اب سایہ بھی دیتی ہے پھل بھی دیتی ہے۔ اسی طرح سچائی بھی ابتداءً دل میں کمزور ہوتی ہے۔ بندہ اس کی حفاظت و دیکھ بھال کرتا رہتا ہے، جھوٹ سے بچتا رہتا ہے اور سچ کے پودے کو پروان چڑھاتا رہتا ہے، اس حفاظت کے سبب اللہ پاک سچائی کو مضبوطی عطا فرماتا ہے، سچ بولنے والے پر اپنی برکات نازل فرماتا ہے۔ پھر یہ سچ بولنے اور سچائی کی حفاظت کرنے کی وجہ سے بندہ اُس مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ اس کا کلام خطاکاروں اور گناہوں کے بیماروں کے لئے دوا کا کام دینے لگتا ہے۔ یہ بات بیان کر لینے کے بعد حضرت مالک بن دینار رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے پوچھا: کیا تم نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جو اس مرتبے پر فائز ہوئے؟ پھر خود کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: ہاں! کیوں نہیں، خدا کی قسم! ہم نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے اور وہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه ہیں، وہ حضرت سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه ہیں اور ان جیسے دیگر خوش بخت افراد ہیں، یہ وہ لوگ ہیں کہ ان میں سے ایک شخص کے کلام سے اللہ پاک ہزاروں لوگوں کو زندگی بخشتا ہے یعنی ان کے کلام سُن کر اللہ پاک کی رحمت سے ہزاروں افراد بُرائی کا راستہ چھوڑ کر نیکی کی شاہراہ کے مسافر بن جاتے ہیں۔ (اللہ والوں کی باتیں، ۲/۵۴۸ بتغیر)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

سچ آخرت میں فائدہ دے گا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا سچ کی بڑی برکتیں ہیں۔ سچ ایک ایسی خُوبی

ہے جو نہ صرف اس دنیا میں بندے کو کامیابی دلواتی ہے بلکہ آخرت میں بھی سچ بولنے والے سرفراز (یعنی کامیاب) ہوں گے۔ قرآنِ پاک میں بالکل واضح طور پر اسی بات کو بیان کیا گیا چنانچہ پارہ 7 سورۂ مائدہ، آیت 119 میں ارشاد ہوتا ہے:

هٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۱۹﴾

(پ۷، المائدہ: ۱۱۹)

ترجَمۂ کنزُالایمان: یہ ہے وہ دن جس میں سچوں کو اُن کا سچ کام آئے گا ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ ہے بڑی کامیابی۔

مُفسّرِ قرآن، حضرت علامہ اسمٰعیل حقّی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس آیتِ کریمہ کے تحت جو کچھ ارشاد فرمایا ہے، اس کا خلاصہ مدنی پھولوں کی صورت میں کچھ یوں ہے: ☆سچ بولنے والوں کو قیامت کے دن سچ نفع دے گا۔ ☆دنیا میں بولا جانے والا جھوٹ اور کی جانے والی رِیاکاری قیامت کے دن کسی صورت نفع نہ دیں گے بلکہ اُلٹا پھنسائیں گے۔ ☆عقل مند انسان کو سچائی کے راستے پر چلنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ☆سچائی کو اختیار کرنا بندے کو نیک اعمال کی طرف راغب کرتا ہے۔(روح البیان، المائدۃ، تحت الآیۃ: ۱۱۹، ۲/۴۶۷-۴۶۸ ملخصاً)

ایک اور مقام پر قرآنِ پاک میں ارشادِ ربانی ہے:

كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۹﴾

ترجَمۂ کنزُالایمان: سچوں کے ساتھ ہو

(پ ۱۱، التوبۃ، ۱۱۹)

تفسیر صراط الجنان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت ہے یعنی ان لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ جو ایمان میں سچے ہیں، جو مخلص ہیں اور جو رسولِ اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِخلاص کے ساتھ تصدیق کرتے ہیں۔(صراط الجنان، ۴/۲۵۷)

دوستی کس سے کی جائے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیت اور اس کی تفسیر سے معلوم ہوا کہ ☆اُن کے ساتھ رہا جائے جو نیک ہوں۔ ☆اُن کی صحبت اختیار کی جائے جو پرہیز گار ہوں۔ ☆اُن کے ساتھ تعلق رکھنا چاہیے جو سچ بولنے والے ہوں۔ ☆اُن کی ہمراہی اختیار کرنی چاہیے جو جھوٹ سے بچنے والے ہوں۔ ☆اُن کو دوست بنانا چاہیے جو شریعت پر عمل کرنے والے ہوں۔ ☆اُن کو دوست بنانا چاہیے جو نماز روزے کے پابند ہوں۔ ☆اُن کے ساتھ رہنا چاہیے جو اللہ پاک سے ڈرنے والے ہوں۔☆اُن کی صحبت اختیار کرنی چاہیے جو عشقِ رسول کے پیکر ہوں۔☆اُن کے ساتھ رہنا چاہیے جو صحابہ و اہلبیت اور اولیائے کرام کی محبت سے سرشار ہوں۔☆اُن کی صحبت اختیار کرنی چاہیے جو فکرِ آخرت سے بے قرار ہوں۔☆اُن کی صحبت اختیار کرنی چاہیے جو موت، قبر، میدانِ محشر اور خوفِ جہنم سے اشکبار رہتے ہوں۔☆اُن کے ساتھ رہنا چاہیے جو سنت و شریعت کے سانچے میں ڈھل چکے ہوں۔**اے کاش!** ہمیں اُن عاشقانِ رسول کی صحبت نصیب ہو جائے ☆جو **تلاوتِ قرآن** کرنے والے ہیں ☆جو **علمِ دِین** بالخصوص **فرض علوم** سیکھنے سکھانے والے ہیں ☆جو **مدنی انعامات** پر عمل اور **روزانہ فکرِ مدینہ** (یعنی اپنا محاسبہ) کرنے والے ہیں، ☆جو پابندی کے ساتھ **مدنی قافلوں** میں سفر کرنے والے ہیں، ☆جو اپنا وقت فضولیات میں برباد کرنے کے بجائے مطالعہ کا ذوق و شوق رکھتے ہوئے ہفتہ

وار رِسالے کا **مطالعہ** کرنے والے ہیں، ☆جو 12 **مدنی کاموں** میں عملی طور پر شرکت کرکے وقت کی قُربانی دینے والے ہیں، ☆جو ماہِ رمضان کے فرض روزے رکھنے کے ساتھ ساتھ **نفل روزے** رکھنے والے ہیں، اَلْغَرَض! ☆**اُن** کے ساتھ دوستی کرنی چاہیے جو اللہ پاک اور اس کے رسول سے محبت رکھتے ہوں۔ یعنی ہماری دوستیوں کا معیار دِین اور شریعت کی پاسداری ہونا چاہیے۔ افسوس! آج ہم دوستیاں پہلے کرلیتے ہیں سوچتے بعد میں ہیں کہ میرا دوست بندہ کیسا ہے؟ اس کی عادات کیسی ہیں؟ اس کا مزاج کیسا ہے؟ اور وہ دِین و شریعت کا کتنا پابند ہے۔

یادرکھئے! دوست ہی آدمی کے مزاج اور عادات کی پہچان ہوتا ہے۔ اس لیے دوست اسی کو بنانا چاہیے جو دیندار ہو۔

حضرت سَیِّدُنا امام جعفر صادق رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: پانچ (5) قسم کے آدمیوں کی صحبت اختیار نہ کرو!

1. **بہت جھوٹ بولنے والا شخص**، کیونکہ تم اس سے دھوکہ (Cheating) کھاؤ گے، وہ سراب (یعنی صحرا میں پانی کی طرح نظر آنے والی ریت) جیسا ہے۔ وہ دُور والے کو تیرے قریب کر دے گا اور قریب والے کو دُور کر دے گا۔
2. **بے وقوف آدمی**، کیونکہ اس سے تمہیں کچھ بھی حاصل نہ ہو گا، وہ تمہیں نفع پہنچانا چاہے گا لیکن نقصان پہنچا بیٹھے گا۔
3. **بخیل شخص**، کیونکہ جب تمہیں اس کی زیادہ ضرورت ہوگی تو وہ دوستی ختم کر دے گا۔
4. **بُزدل شخص**، کیونکہ یہ مشکل وقت میں تمہیں چھوڑ کر بھاگ جائے گا۔
5. **فاسق شخص**، کیونکہ وہ تمہیں ایک لقمے یا اس سے بھی کم قیمت میں بیچ دے گا۔ کسی نے پوچھا

کہ لقمے سے کم کیا ہے؟ فرمایا: لالچ رکھنا اور اسے نہ پانا۔ (احیاء العلوم، کتاب آداب الالفة۔۔۔الخ، الباب الاول فی فضیلۃ الالفۃ والاخوۃ۔۔۔الخ، بیان الصفات المشروطۃ فیمن تختار صحبتہ، ۲/۲۱۴-۲۱۵)

مِنْہاجُ العابدین پڑھنے والے مدنی انعام پر عمل کیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا امام جعفر صادق رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی نصیحتوں پر عمل کیجئے اور نیک و دِین دار لوگوں کی صحبت میں رہنے کی عادت بنائیے۔ اچھی اور نیک صحبت انسان کو اچھا اور نیک بنا دیتی ہے جبکہ بُری صحبت بُرائیوں کی طرف لے جاتی ہے۔ اچھی اور نیک صحبت پانے کا ایک بہترین ذریعہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کا پیارا پیارا مدنی ماحول بھی ہے۔ آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اس سے جہاں نیک صحبت نصیب ہو گی وہیں ہمیشہ سچ بولنے اور جھوٹ سے بچنے کا بھی ذہن بنے گا۔ لہٰذا آج ہی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں اور مدنی انعامات پر عمل شروع کر دیجئے۔ مدنی انعامات پر عمل جہاں جھوٹ، غیبت، چغلی اور گالی سے بچائے گا وہیں دل میں خوفِ خدا اور عشقِ رسول کی شمعیں بھی روشن کرے گا۔ مدنی انعام نمبر 68 امام غزالی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی تصنیف "**مِنْہَاجُ الْعابِدِین**" پڑھنے پر مشتمل ہے، یہ مدنی انعام مکمل کچھ یوں ہے: کیا آپ نے اس سال کم از کم ایک بار امام غزالی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی آخری تصنیف "**مِنْہَاجُ الْعابِدِین**" سے توبہ، اخلاص، تقویٰ، خوف ورَجا، عُجب ورِیا، آنکھ، کان، زبان، دل اور پیٹ کی حفاظت کا بیان پڑھ یا سُن لیا؟

لہٰذا اس مدنی انعام پر عمل کی نیت سے کتاب **مِنْہَاجُ الْعابِدِین** پڑھنے کی نیت کر لیجئے۔ اگر اس کتاب کا مطالعہ کر بھی چکے ہیں، تب بھی اسے دوبارہ پڑھ لیجئے، اسے سن کر نیک بننے اور فکرِ آخرت میں

کڑھنے کا جذبہ بیدار ہو گا۔ اللہ پاک ہمیں رحمتیں اور خوب خوب برکتیں نصیب فرمائے اور ہمیشہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رکھے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

آیئے! ترغیب کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی کی ایک مدنی بہار سنئے چنانچہ

عمامہ شریف کا تاج کیسے سجایا

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کی پچھلی زِندگی گُناہوں میں گزر رہی تھی، ہر ایک کے مُعاملے میں ٹانگ اَڑانا، لوگوں سے لَڑائی مول لینا، بات بات پر مار دھاڑ پر اُتر آنا جیسی بُرائیوں میں گِرِفتار تھے۔ خُوش قسمتی سے ایک اسلامی بھائی کی اِنْفِرادی کوشش سے یہ رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخری عَشَرے میں اپنے عَلاقے کی مسجد میں مُعْتَکِف ہو گئے۔ جہاں اُنہیں بہت سُکون مِلا۔ اُنہوں نے مزید 2 سال اِعْتِکاف کی سَعَادَت حاصِل کی۔ اُن کی مسجِد کے مُؤَذِّن صاحِب اِنْفِرادی کوشش کرکے اُنہیں عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مرکز فَیْضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجْتِماع میں لے آئے۔ ایک مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی سُنّتوں بھرا بَیان کر رہے تھے جو سفید لِباس، چہرے پر ایک مُشت داڑھی اور سَر پر عمامہ شریف کا تاج سجائے ہوئے تھے۔ مُبَلِّغ کے چہرے کی کَشِش اور نُورانیّت نے اُن کا دل موہ لیا اور وہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ اُنہوں نے ایک مُٹھی داڑھی بھی سجالی۔

اے بیمارِ عِصیاں تُو آجا یہاں پر | گُناہوں کی دیگا دَوا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ | گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول
پِلا کر مئے عشق دیگا بَنا یہ | تمہیں عاشِقِ مُصطَفٰے مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہر عمل کا ردِّ عمل ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم ہمیشہ سچ بولنے کے بارے میں سُن رہے تھے۔ ہر عمل کا ردِّ عمل ہوتا ہے، سچ چونکہ ایک نیک عمل اور اچھا کام ہے اس لیے اس کا ردِ عمل (Reaction) بھی بہترین ہوتا ہے۔ خود احادیثِ مبارکہ میں سچی باتیں سکھانے والے آقا، سیدھی راہ چلانے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سچ بولنے کی ترغیبات ارشاد فرمائی ہیں۔ آیئے! سچ بولنے کی ترغیب پر دو(2) احادیثِ طیّبہ سنتے ہیں:

1) فرمایا: تم پر سچ بولنا لازم ہے کیونکہ یہ نیکی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جنت میں (لے جاتے) ہیں۔ (الاحسان، کتاب الحظر والاباحة، باب الكذب، ۷/۴۹۴، حدیث: ۵۷۰۴)

2) فرمایا: بے شک سچائی بھلائی کی طرف ہدایت دیتی ہے اور بھلائی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ صدیق ہو جاتا ہے۔ (بخاری، کتاب الادب، باب قول اللّٰہ تعالی: یاایّھاالذین آمنوااتقوااللّٰہ۔۔۔الخ، ۴/۱۲۵، حدیث: ۶۰۹۴)

سچ خوبیوں کا مجموعہ ہے:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا سچ کی بڑی برکتیں ہیں، ☆**سچ** ایک نیکی ہے۔ ☆**سچ** جنّت میں لے جانے والا کام ہے۔ ☆**سچ** بھلائی کی طرف لے جاتا ہے۔ ☆**سچ** خیر کو پانے کا سبب ہے۔ ☆**سچ** جنتیوں کے اعمال میں سے ہے۔ ☆**سچ** دنیا میں نجات دِلاتا ہے۔ ☆**سچ** قبر کو نورٌ

علیٰ نُوْر کرنے کا سبب ہے۔☆**سچ** آخرت میں بھی فائدے کا سبب ہے۔☆**سچ** سے معاشرے میں روشنی پھیلتی ہے۔☆**سچ** سے معاشرہ خوشگوار ہوتا ہے۔☆**سچ** ذہنی سکون فراہم کرتا ہے۔☆**سچ** بولنے والا ہمیشہ فائدے میں رہتا ہے۔☆**سچ** بولنے والے سے لوگ محبت کرتے ہیں۔☆**سچ** انسان کو بااعتماد بنادیتا ہے۔☆**سچ** سے کاروبار اور تجارت میں برکت ہوتی ہے،اَلْغَرَض! سچ دِین اور دنیا کے کئی فوائد کا سبب بن سکتا ہے۔لہٰذا سچ کی عادت بنایئے اور جھوٹ سے بچئے۔

رجب کے روزوں کی ترغیب!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رجب المرجب کا بابرکت مہینا چل رہا ہے،اس ماہِ مبارک میں روزے رکھنے کے کثیر فوائد ہیں،حدیثِ پاک میں ہے کہ **رجب کے ہر دن کا روزہ ایک ماہ کا کفّارہ ہے**۔(الجامع الصَّغیر حدیث ۵۰۵۱ ص ۳۱۱ ، از فیضانِ سُنّت،ص ۱۳۶۲) جبکہ ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ جس نے رَجَب کا ایک روزہ رکھا تو وہ **ایک سال کے روزوں** کی طرح ہوگا۔(شُعَبُ الْاِیمان ج۳ص۳۶۸ حدیث ۳۸۰۱ از فیضانِ سُنّت،ص ۱۳۶۵)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ رجب کے کچھ ایام اب بھی باقی ہیں،لہٰذا ہمت کیجئے اور **رجب کے روزے** رکھنے کی سعادت حاصل کیجئے۔اللہ پاک ہمیں رجب سمیت دیگر نفل روزے رکھنے کا جذبہ عطا فرمائے۔اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم سچ کے فوائد بولنے کی برکتیں اور فوائد سن رہے تھے،حَکِیْمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جو سچ کے فوائد بیان فرمائے ہیں،انہیں

دل کے کانوں سے سماعت کیجئے اور سچ پر کاربند رہنے کا ذہن بنائیے۔ چنانچہ مفتی صاحب فرماتے ہیں:

سچ بولنے کے دس(10)فوائد:

(1)جو شخص سچ بولنے کا عادی ہو جائے،اللہ اُسے نیک کار بنادے گا۔(2)اس کی عادت اچھے کام کرنے کی ہو جائے گی۔(3)سچ کی بَرَکت سے وہ مرتے وَقْت تک نیک رہے گا۔(4)بُرائیوں سے بچے گا۔(5)جو اللہ کے نزدیک صِدّیق ہو جائے اس کا خاتِمہ اچھا ہوتا ہے۔(6)وہ ہر قسم کے عَذاب سے مَحْفُوظ رہتا ہے۔(7)ہر قسم کا ثَواب پاتا ہے۔(8) دُنیا بھی اُسے سچّا کہنے، اچھا سمجھنے لگتی ہے۔(9) اُس کی عزّت لوگوں کے دِلوں میں بیٹھ جاتی ہے۔(مرآۃ المناجیح،ج۶/ ۴۵۲)(10)سچ ایک ایسا نُور ہے جو سچ بولنے والوں کے دلوں کی ہدایت کا سبب بنتا ہے، جس قَدَر اُنہیں اپنے رَبّ کا قُرب حاصِل ہوتا ہے، اُتنا ہی اُنہیں وہ نُور حاصِل ہوتا جاتا ہے۔(روح البیان،پ ۲۲،الاحزاب،تحت الاية:۳۵،۷/۱۷۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں شک نہیں! بعض لمحات ایسے پیش آتے ہیں کہ ان میں سچ بولنا مشکل اور سچ سے ہٹنا آسان لگ رہا ہوتا ہے، مگر یاد رکھئے! جس طرح ریت سے بنائی ہوئی عمارت کسی بھی وقت ہوا کے تیز جھونکے سے گِر جاتی ہے،اسی طرح جھوٹ کی بنیاد پر قائم کی جانے والی عمارت بھی کہیں نہ کہیں ضرور گِر جاتی ہے۔ اس لیے کیسے ہی مشکل حالات ہوں، کیسی ہی مشکل درپیش ہو، سچ کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے۔ بظاہر اس کی ایسی برکتیں نظر آتی ہیں کہ بندہ حیران ہو جاتا ہے۔ آیئے اسی طرح کا ایک واقعہ سنتے ہیں:

بڑی ہمت کے ساتھ سچ کہا

مَنْقول ہے کہ ایک دن حَجّاج بن یُوسُف چند قَیدیوں(Prisoners) کو قَتْل کروا رہا تھا، ایک قَیدی

اُٹھ کر کہنے لگا: اے اَمیر! میرا تم پر ایک حق ہے۔ حَجَّاج نے پُوچھا: وہ کیا؟ کہنے لگا: ایک دن فُلاں شَخْص تمہیں بُرا بَھلا کہہ رہا تھا، تو میں نے تمہارا دِفاع (یعنی بچاؤ) کِیا تھا۔ حَجَّاج بولا: اِس کا گواہ کون ہے؟ اُس شَخْص نے کہا: میں اللہ کا واسِطہ دے کر کہتا ہوں کہ جس نے وہ گُفتگو سُنی تھی وہ گواہی دے۔ ایک دوسرے قَیدی نے اُٹھ کر کہا: ہاں! یہ واقِعہ میرے سامنے پیش آیا تھا۔ حَجَّاج نے کہا: پہلے قَیدی کو رِہا کر دو، پھر گواہی دینے والے سے پوچھا: تجھے کیا رُکاوٹ تھی کہ تُو نے اُس قَیدی کی طرح میرا دِفاع (یعنی بچاؤ) نہ کِیا؟ اُس نے سچّائی سے کام لیتے ہوئے کہا: "رُکاوٹ یہ تھی کہ میرے دل میں تمہاری پُرانی دُشمنی تھی۔" حَجَّاج نے کہا: اسے بھی رِہا کر دو، کیونکہ اس نے بڑی ہِمّت کے ساتھ سچ بولا ہے۔

(وَفیات الاَعْیان لابن خلکان: ۲۸/۲، از جھوٹا چور، ص:۱۹)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی سچ ہے کہ "**سانچ کو آنچ نہیں**" یعنی سچ بولنے والا کبھی نقصان میں نہیں رہتا، اس لیے سچ کو اپنی عادت بنانی چاہیے۔ سچ بولنے سے نہ صرف دنیا بہتر ہوتی ہے بلکہ آخرت میں بھی فائدہ ہوتا ہے۔ سچ بولنے کی عادت آخرت کے لیے کتنی فائدہ مند ہے آیئے اس پر دو روایتیں سنتے ہیں:

سچائی کے سبب بلند درجات!

حضرت سَیِّدُنا بِشْر بن بَکْر رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سَیِّدُنا اِمام اوزاعی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کو علمائے کرام کے ایک گروہ کے ساتھ جنت میں دیکھ کر پوچھا: حضرتِ سَیِّدُنا امام مالک بن اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ کہاں ہیں؟ کہا: ان کے درجات تو بہت بلند ہیں۔ میں نے پوچھا: کس سبب سے؟ کہا: اُن کی سچائی کی بدولت۔ (التمہید، باب ذکر عیون من اخبار مالک وذکر فضل موطئہ، ۵٦/۱)

سچ رحمتِ الٰہی پانے کا سبب ہے:

حضرت ابو عبد اللہ رَملی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں میں نے حضرت مَنْصُوْر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خواب میں دیکھا، میں نے اُن سے کہا: اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انہوں نے کہا کہ اللہ کریم نے مجھے بخش دیا اور مجھ پر رحم فرمایا اور مجھے وہ کچھ عطا فرمایا جس کی مجھے امید نہ تھی۔ میں نے کہا: وہ کون سی چیز ہے جس کے ذریعے بندہ اللہ کی طرف اچھی طرح متوجہ ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: **سچ**۔

(احیاء العلوم، ۱۱۶/۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ سچ ایک ایسا عمل ہے جو بندے کو اللہ پاک کی رحمت کا مستحق بناتا ہے، اسی طرح یہ بھی معلوم ہوا کہ جھوٹ ایک ایسا عمل ہے جو بندے کو رِضائے الٰہی اور قُربِ الٰہی سے بہت دُور کر دیتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی **جھوٹ کی تباہ کاریاں** ہیں۔ آیئے! احادیثِ طیبہ میں بیان کردہ کچھ برائیاں سنتے ہیں:

جُھوٹ کے بھیانک نَتائج:

☆...جب بندہ **جُھوٹ** بولتا ہے، اس کی بدبُو سے فِرِشتہ ایک مِیْل دُور ہو جاتا ہے۔ (ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء في الصدق والكذب، الحديث: ۱۹۷۹، ۳/۳۹۲) ☆... **جُھوٹ** بولنا سب سے بَڑی خِیانت ہے۔ (سنن ابي داود، كتاب الادب، باب في المعاريض، الحديث: ۴۹۷۱، ۴/۳۸۱) ☆... **جُھوٹ** ایمان کے مُخالِف ہے۔ (مسنداحمد، مسند ابي بكر الصديق، ۲۲/۱، حديث: ۱۶) ☆...لوگوں کو ہنسانے کے لیے **جھوٹ** بولنے والے کیلئے ہَلاکت ہے۔ (ترمذی، کتاب الزهد، باب ماجاء من تكلم بالكلمة ليضحک الناس، الحديث: ۲۳۲۲، ۴/۱۴۲)

☆...لوگوں کو ہنسانے کے لیے **جھوٹ** بولنے والا جہنّم کی اِتنی گہرائی میں گِرتا ہے جو آسمان و زمین کے درمیانی فاصلے سے زِیادہ ہے۔(شعب الایمان، باب في حفظ اللسان، الحديث: ۴۸۳۲، ۴/۲۱۳)

میں فالتو باتوں سے رَہوں دُور ہمیشہ
چُپ رہنے کا اللہ سَلیقہ تُو سکھا دے!
میں جُھوٹ نہ بولوں کبھی گالی نہ نِکالوں!
اللہ مَرَض سے تُو گُناہوں کے شِفا دے!

(وسائلِ بخشش، ص۱۱۵)

جھوٹ کے خلاف جنگ۔۔۔۔۔جاری رہے گی

نہ جھوٹ بولیں گے نہ بلوائیں گے۔۔۔۔۔اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللہُ عَلٰى مُحَمَّد

مجلس مدنی چینل کا تعارف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کل بد قسمتی سے جھوٹ کا چلن عام ہوتا جا رہاہے۔سچ کی عادت بنانے اور جھوٹ سے بچنے کے لیے اچھے ماحول کا ہونا بہت ضروری ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول دیگر کئی گناہوں سمیت جھوٹ سے بچنے اور سچ بولنے کی عادت بنانے کا بھی ذہن دیتاہے، ہم سب اس مدنی ماحول سے وابستہ رہیں،اِنْ شَآءَ اللہ جھوٹ سے بچنے اور سچ بولنے کی عادت بنے گی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی 107 سے زائد شعبہ جات میں خدمتِ دِین کررہی ہے۔ان میں سے ایک شعبہ **"مجلس مدنی چینل"** بھی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ دورِ حاضر میں میڈیا ذہن سازی و کردار سازی میں ایک کارگر ہتھیار کا کام کررہاہے،بہت سے لوگ اپنے مخصوص

گمراہ کن، باطل نظریات اور عُریانی و فحاشی پھیلانے کے لیے شب و روز اس کا غلط استعمال کرنے لگے، جس کے باعث نوجوان نسل ان بُرے اثرات و افکار کی لپیٹ میں آگئی۔ ایسے میں ہر دردمند دل کی بس ایک ہی صدا تھی کہ کاش! کوئی میڈیا کی اس جنگ میں عقائدِ اہلِ سُنّت کی پاسبانی کا عَلَم (یعنی جھنڈا) اٹھالے اور پاکیزگی و طہارتِ فکر اور اصلاحِ عقائد و اعمال کا علمبردار ایک خالص 100 فیصد اسلامی چینل شروع کرے۔ مرکزی مجلسِ شوریٰ نے بڑی شدّت سے محسوس کیا کہ مسلمانوں کے گھروں سے T.V. نکلوانا قریب بہ ناممکن ہے، بس ایک ہی صورت نظر آئی اور وہ یہ کہ جس طرح دریا میں طُغیانی آتی ہے تو اُس کا رُخ کھیتوں وغیرہ کی طرف موڑ دیا جاتا ہے تاکہ کھیت بھی سیراب ہوں اور آبادیوں کو بھی ہلاکت سے بچایا جاسکے، عین اِسی طرح T.V ہی کے ذَرِیعے مسلمانوں کے گھروں میں داخِل ہو کر اُن کو غفلت کی نیند سے بیدار کیا جائے۔ جب اِس شُعبے کے مُتَعَلِّق معلومات حاصل کی گئیں تو معلوم ہوا کہ اپنا T.V چینل کھول کر فلموں ڈِراموں، گانوں، باجوں، موسیقی کی دُھنوں اور عورتوں کی نمائشوں سے بچتے ہوئے 100 فیصدی اسلامی مَواد فراہم کرنا ممکن ہے، تو اَلْحَمْدُلِلّٰہ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شُوریٰ نے خوب جِدّ و جَہد کر کے رَمضانُ المبارَک ۱۴۲۹ھ بمطابق ستمبر 2008ء سے مدنی چینل کے ذَرِیعے گھر گھر سُنّتوں کا پیغام عام کرنا شروع کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کے حیرت انگیز مدنی نتائج آنے لگے اور لوگ پابندِ سنت بننے لگے۔ ہم سب بھی مدنی چینل دیکھتے رہیں بلکہ دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے رہیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ فیضانِ اِسلام خوب عام ہو گا۔

مدنی چینل دیکھنے کے کئی فوائد ہیں۔ **مدنی چینل** دیکھنے سے دِینی معلومات حاصل ہوتی ہیں، **مدنی چینل** دیکھنے سے عمل کا جذبہ بیدار ہوتا ہے، **مدنی چینل** دیکھنے سے کِردار اچھا ہوتا ہے، **مدنی چینل** دیکھنے

سے گھر میں مدنی ماحول بنتا ہے، **مدنی چینل** دیکھنے سے گناہوں بھرے چینلز سے بچنے کا ذہن بنتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ **"72مَدَنی انعامات"** میں مَدَنی انعام نمبر 47 میں بھی **روزانہ کم از کم 1گھنٹہ 12 منٹ** مَدَنی چینل دیکھنے کی ترغیب دِلائی گئی ہے۔

مَدَنی چینل کی مُہِم ہے نفس وشیطاں کے خلاف　　جو بھی دیکھے گا کریگا اِنْ شَآءَ اللّٰہ اِعتراف
نَفْسِ اَمّارہ پہ ضَرب ایسی لگے گی زور دار　　کہ نَدَامَت کے سبب ہوگا گنہگار اشکبار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔[1]

بات چیت کی سنّتیں اور آداب

آیئے "ایک چپ ہزار سکھ" کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے بات چیت کرنے کے 12 مَدَنی پھول سنتے ہیں:

(1) مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے (2) مسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤدَّبانہ لہجہ رکھئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ ثواب کمانے کے ساتھ ساتھ دونوں کے نزدیک آپ مُعزّز رہیں گے (3) چلاّ چلاّ کر بات کرنا جیسا کہ آجکل بے تکلُّفی میں اکثر دوست آپس

---

1 ۔۔۔ مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۹۷، حدیث: ۱۷۵

میں کرتے ہیں سنّت نہیں (4) چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنائیے۔ آپ کے اخلاق بھی عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا (5) بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے باربار ناک کو چھونا یاناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں، اس سے دوسروں کو گِھن آتی ہے (6) جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سنئے۔ اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع کر دینا سنّت نہیں (7) بات چیت کرتے ہوئے بلکہ کسی بھی حالت میں قہقہہ نہ لگائیے کہ سرکار صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی قہقہہ نہیں لگایا (8) زیادہ باتیں کرنے اور بار بار قہقہہ لگانے سے ہیبت جاتی رہتی ہے (9) سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عالیشان ہے: "جب تم کسی بندے کو دیکھو کہ اسے دُنیا سے بے رغبتی اور کم بولنے کی نعمت عطا کی گئی ہے تو اس کی قربت وصحبت اختیار کرو کیونکہ اسے حکمت دی جاتی ہے۔" (سنن ابن ماجہ، ج۴، ص۴۲۲حدیث ۴۱۰۱) (10) فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "جو چُپ رہا اُس نے نَجات پائی۔" (سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج۴ ص۲۲۵ حدیث ۲۵۰۹) (11) کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مخاطب کے ظرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے (12) بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اجتناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قطعی ہے (فتاوٰی رضویہ، ج۲۱، ص۱۲۷) اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنّت حرام ہے۔ حُضُور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "اس شخص پر جنّت حرام ہے جو فُحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔" (کتابُ الصَّمْت، معہ موسوعۃ الامام ابن أبی الدنیا، ج۷، ص۲۰۴ رقم ۳۲۵ المکتبۃ العصریۃ بیروت)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ

16(312صفحات)اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اگلے ہفتہ وار اجتماع کے بیان کی جھلکیاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ آئندہ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے بیان کا موضوع ہوگا **"امامِ اعظم کی ذہانت کے واقعات"** جس میں امامِ اعظم، فقیہِ افخم، کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا حضرت سیدنا امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی حیرت انگیز ذہانت کے مختلف واقعات بیان کئے جائیں گے اور ان سے حاصل ہونے والی مدنی پھول بھی پیش کئے جائیں گے۔ لہٰذا آئندہ جمعرات بھی ہفتہ وار اجتماع میں اوّل تا آخر شرکت کی نیت کیجئے، نہ صرف خود آنے کی بلکہ **انفرادی کوشش** کرکے دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی ساتھ لانے کی نیت کیجئے اور ہاتھ اٹھا کر زور سے کہیے: اِنْ شَآءَ اللہ

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے (6) دُرودِ پاک اور (2) دُعائیں

﴾1﴿ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوْت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر دروازے: صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت اَحْمَد صاوِی عَلَیْہِ رَحمۃُ اللہِ الْہَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[1]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیْقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[2]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[3]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں: جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[4]

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

2...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

3...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

4...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

﴾2﴿ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[1]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 … تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/ ۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵